



سوال

(18) بدعت لغوی اور بدعت شرعی میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) بریلوی مولوی اپنی مروجہ بدعات کو ثابت کرنے کے لیے درج ذیل دلائل پیش کرتے ہیں :

1- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تراویح کی جماعت کا حکم دینا اور فرمانا "نعمت البدعت ہذہ" یہ ایک اچھی بدعت ہے۔ لہذا اچھی بدعت جائز ہے۔

2- مرقاة باب الاحکام میں حدیث ہے: جس کام کو مسلمان اچھی جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

3- مشکوٰۃ باب العلم میں ہے: "جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کو بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا۔ تو اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔"

آپ ذرا ن دلائل کا پوسٹ مارٹم کر دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

2- کیا "بدعت حسنہ" اور بدعت سنہیہ کی تقسیم درست ہے؟ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل و قول موجود ہے یعنی تراویح کی جماعت کا حکم اور فرمایا:

"نعمت البدعت ہذہ" یہ ایک اچھی بدعت ہے "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وَكُلُّ بَدْعٍ ضَلَالَةٌ" ہر بدعت گمراہی ہے۔ (حافظ عاتق منظور، فتح ثاؤن اوکاڑہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

"نعمت البدعت ہذہ" سے مراد بدعت شرعی نہیں بلکہ بدعت لغوی ہے۔ دیکھئے منہاج السنہ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ومرعاۃ المفاتیح (1309ھ/4/327) یہی تحقیق شاطبی (الاعتصام 1/250) اور ان رجب (جامع العلوم والحکم: 28) کی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والبدعت علی قسمین: القسم الاول:



تاریخ تکون بدعت شرعیہ کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

"وکلُّ محدثٍ بدعةٌ وکلُّ بدعةٌ ضلالةٌ"

القسم الثانی: "تاریخ تکون بدعت لغویہ، کقول امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن جمہدہ ایاہم علی صلاة التراويح واستمرارہم: نعمت البدعة ہذہ".

بدعت کی دو قسمیں ہیں: (1) بدعت شرعی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

2- اور کبھی یہ بدعت لغوی ہوتی ہے جیسے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب کا قول، جو لوگوں کو نماز تراویح پر مستقل جمع کرنے کے بارے میں ہے یہ بھی بدعت ہے۔
(تفسیر ابن کثیر 1/348، البقرة: 117)

یاد رہے کہ تراویح کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً اور فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ بدعت گمراہی ہے جس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

اسے بدعت شرعی کہا جاتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں بدعت سے مراد شرعی بدعت نہیں بلکہ ایک ایسے عمل کو بدعت کہا گیا ہے جو کہ سنت سے ثابت ہے لہذا اسے لغوی بدعت کہا جائے گا یہ شرعی بدعت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من أحدث فی دیننا ما لیس فیہ فہو رد"

"جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں تو وہ مردود ہے۔ (جزء من حدیث لومین: 69 و سندہ صحیح، شرح السنین للبخاری: 103، و سندہ حسن)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قول:

"ما رأی المسلمون حسناً فہو عند اللہ حسن"

"میں المسلمون سے مراد تمام (صحیح العقیدہ) مسلمان ہیں لہذا یہ حدیث اجماع کی دلیل ہے"

"مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً" سے مراد طریقہ جاری کرنا ہے، طریقہ گھڑنا اور ایجاد کرنا نہیں ہے۔ جو طریقہ سنت سے ثابت ہے اسے جاری کرنے میں ہی ثواب ہے۔

بدعت حسنہ اور سنہ کی تقسیم قطعاً درست نہیں ہے، سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اس سلسلے میں پیش کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد لغوی بدعت ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ نیز سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

"کل بدعة ضلالة وإن رآها الناس حسنة"

"ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے (بدعت) حسنہ ہی قرار دیں۔ (السنن للرموزی: 81 و سندہ حسن) بھی اس تقسیم کو باطل قرار دیتا ہے۔ (الحدیث: 10)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ علمیه

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 88

محدث فتویٰ